(۱۴) مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

فضلائے حقانیہ کی تالیفی اور تصنیفی خدمات

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، فضلاء حقانیہ کے علمی، ادبی، تحریری، تصنیفی اور تالیفی خدمات پر کام کر رہے ہیں۔۔ علم و ادب، تحریر اور تصنیف و تالیف سے شغف رکھنے والے تمام فضلاء حقانیہ سے درخواست ہے کہ اپنا مختصر تعارف، خدمات اور تصنیفات و تالیفات کا تعارف مولانا موصوف کے نام بھیجیں تاکہ وہ اس عظیم تاریخی کام کو بہ سہولت آگے بڑھا سکیں۔

رابطہ ایڈریس : مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، رُکن القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ ----- (ادارہ)

مولانا سعید الحق جدون حقانیؔ

مولانا سعید الحق جدون ۱۵ اراپریل ۱۹۸۳ء کو ضلع صوابی کے پسماندہ علاقہ گدون کے مشہور گاؤں منگل چائی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد مولانا عبد الواحد رحمہ اللہ ایک ممتاز عالم دین، تجربہ کار مدرس اور درویش صفت انسان تھے۔ انہوں نے اپنے والد ماجد سے نحومیر سے لے کر جلالین تک کتابیں پڑھیں۔ پرائمری سے لے کر میٹرک تک تعلیم گدون کے مختلف سکولوں میں حاصل کی۔ ایف اے اور بی اے کرنے کے بعد پشاور یونیورسٹی سے ایم اے کا امتحان پاس کیا، اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے ایم ایڈ کی ڈگری حاصل کی۔ موقوف علیہ دار العلوم اسلامیہ چارسدہ سے کیا اور دورۂ حدیث کے لئے جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا انتخاب کیا، اور وہاں سے سند فراغت حاصل کی۔

۲۰۰۷ء میں جب ان کی فراغت ہوئی تو سکول میں سرکاری ملازمت اختیار کی، اور ساتھ گاؤں کے ایک مدرسے میں پڑھاتے ہیں۔ جہاں طلبہ سکول کے وقت کے بعد درسِ نظامی پڑھتے ہیں۔

مولانا موصوف تصنیف و تالیف اور تحریر کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔ آپ جب دار العلوم حقانیہ میں پڑھتے، اس وقت بھی آپ ماہنامہ ''الحق'' کے لئے لکھتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے کئی کتابیں لکھیں، جن میں سے بعض مطبوعہ کتابوں کے نام اور ان پر مختصر تبصرہ حسبِ ذیل ہے :

(۱) کشکول حکایات : مولانا سعید الحق جدون کے قلم سے سب سے پہلے یہ کتاب نکلی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے دلچسپ واقعات اور حیرت انگیز حکایات جمع کیے ہیں۔ اس کتاب کے بارے میں مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ لکھتے ہیں کہ :

''کشکول حکایات واقعتاً اپنے نام، روح پرور حکایات اور تجربات کا عطر کشید کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ کشکول حکایات ایک علمی، ادبی اور تاریخی کتاب ہے۔ یہ ایک ایسی مبارک تالیف ہے جس سے نور ایمان کو فروغ ملے گا، اور علم و عمل صالح کے جذبات کی انگیخت ہوگی''۔

(۲) **ہماری تعلیمی زبوں حالی' اسباب و تدارک** : ہمارا تعلیمی نظام بحران کا شکار ہے۔اس بحران کے اسباب کیا ہیں؟اوراس سے ہم کیسے بچ سکتے ہیں؟ یہ اس کتاب کا نچوڑ ہے۔مولانا سعید الحق جدون نے اس کتاب میں تعلیمی زبوں حالی کے اسباب پر تبصرہ کرتے ہوئے دونوں نظاموں (عصری تعلیمی نظام اور دینی تعلیمی نظام) کا بے لاگ تجزیہ پیش کیا ہے اور ساتھ ہی دونوں نظاموں میں ناکامیوں کے ذمہ دار اور اسباب کے تدارک کے لئے قابلِ قدر تجاویز پیش کیں۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہٗ کتاب کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں :

''یہ بات بہت خوش آئند ہے کہ ہمارے جامعہ کے فاضل محترم مولانا حافظ سعید الحق جدون نے دونوں نظامہائے تعلیم اوران میں پڑھایا جانے والا نصاب کا ایک حقیقت پسندانہ اور محققانہ جائزہ پیش کیا اوران دونوں نظاموں اور نصابوں میں جو سقم اور کمی ہے اس کی نشاندہی کی، اور جہاں جہاں افراط وتفریط ہے اس کو بھی واضح کیا۔فاضل مؤلف اس محنت وتحقیق پر داد وتحسین کے مستحق ہیں۔ہماری دُعا ہے کہ فاضل مؤلف اپنا یہ علمی اور تحقیقی وتصنیفی سفر جاری رکھیں۔ان شاءاللہ ایک بہت ہی تابناک مستقبل اس کا استقبال کرے گا''۔

(۳) **زبان کی شرارتیں**: یہ کتاب اصلاح معاشرہ کی ایک اہم کڑی ہے۔اس کتاب میں مولانا موصوف نے زبان کی تباہ کاریوں پر روشنی ڈالی ہے،اور قرآن وسنت کی روشنی میں زبان کی حفاظت کے متعلق سیر حاصل کی ہے۔زبان کی شرارتیں اور آفتیں بے شمار ہیں۔امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ زبان کو ہلانے سے بیس گناہ وجود میں آتے ہیں۔اس کتاب میں آفتوں اور شرارتوں سے متعلق تسلی بخش آگہی ہوسکتی ہے۔

(۴) **مولانا شیر علی شاہ مدظلہٗ کی درسگاہ میں**: اس کتاب میں مولانا سعید الحق جدون نے دورۂ حدیث میں شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ دامت برکاتہم کی درسگاہ میں سنے ہوئے گراں قدر ارشادات،عبرت انگیز واقعات،قابلِ قدر معلومات، مفید علمی توجہات، پراثر مواعظ ونصائح، روح پرور مناقشات، بلادِ عرب میں بیتے لمحات کے تاثرات،اکابر واسلاف کے حالات وافکار اور مجاہدین اسلام کے عبرت انگیز داستانوں کو قلمبند کرکے ترتیب دیا ہے۔کمپوزنگ کے بعد اب شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ مدظلہٗ خود اس کتاب پر نظر ثانی کی۔مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نے شائع کی۔

(۵) **اسلام میں تعلیم وتربیت** : یہ کتاب دراصل ان مقالات ومضامین کا مجموعہ ہے، جو موصوف نے تعلیم وتربیت کے حوالے سے لکھے ہیں۔جن کی اہمیت وفضیلت،اہل علم کا مقام ومرتبہ،بچوں کی تعلیم وتربیت، تعلیمی اداروں میں سزا کا اسلامی تصور،عصری علوم،اسلامی تعلیمات کے تناظر میں،مطالعہ کے اصول وآداب،معذور بچوں کی تعلیم وتربیت اور تعلیم نسواں جیسے دسیوں اہم تعلیمی موضوعات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے اسلامی نقطۂ نظر سے تعلیم وتربیت کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور اس کے اصول وآداب سے آگہی کیلئے یہ کتاب ایک شاہکار کتاب ثابت ہوسکتی ہے۔تاہنوز یہ کتاب غیر مطبوعہ ہے۔

(۶) **تعمیر فکر** : مولانا سعید الحق جدون عرصۂ دراز سے ملک کے رسائل وجرائد میں لکھ رہے ہیں۔اس حوالے سے

ان کے علمی، ادبی اور اصلاحی مضامین ماہنامہ ''الحق''، ماہنامہ ''پیام حق'' ہفت وروزہ ''نقیب ملت''، سہ ماہی ''دررالفرید'' وغیرہ رسالوں میں چھپ رہے ہیں۔ اصلاح معاشرہ کے حوالے سے انہوں نے جو مضامین لکھے ہیں، اس کا مجموعہ بنام ''تعمیر فکر'' کتابی شکل میں منظر عام پر آرہی ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب معاشرے کی اصلاح میں بھرپور کردار ادا کرے گی

(۷) مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی بزم میں: اس کتاب میں مولانا سعید الحق جدون نے مولانا سمیع الحق صاحب کی مجالس میں سنے ہوئے گراں قدر ارشادات، دلچسپ حکایات عبرت انگیز معلومات، مفید علمی توجہات ملکی اور بین الاقوامی سیاسی حالات وافکار، اکابر کے اقوال اور مجاہدین اسلام کی لازوال قربانیوں کی داستان کو قلمبند کر کے ترتیب دے رہے ہیں۔ کمپوزنگ کے بعد مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نظر ثانی بھی کر رہے ہیں۔ ان کی نظر ثانی کے بعد ان شاء اللہ بہت جلد یہ کتاب منظر عام پر آ جائے گی۔

مولانا سید محمد حقانی

آپ ۱۹۶۰ء کو حضرت میر مرحوم کے ہاں پروان نیازی افغانستان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے چچا سے پائی۔ اعلیٰ تعلیم اور درس نظامی کیلئے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کو منتخب کیا اور اول سے آخر تک دارالعلوم کے مشائخ واساتذہ سے کسب فیض حاصل کرتے رہے۔ ۱۹۹۳ء میں دارالعلوم ہی سے دستار فضیلت اور سند فراغت حاصل کی۔ استاد محترم مولانا عبدالقیوم حقانی نے جامعہ ابوہریرہ کی بنیاد رکھی تو آپ تب سے اب تک وہاں استاد و مدرس ہیں۔ احقر کو بھی آپ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ طالب علمی میں مولانا مدظلہ، نے اساتذہ سے مختلف کتابوں کی تقریریں لکھیں۔ جن میں بعض درج ذیل ہیں۔

(۱) شرح مائۃ عامل: علم النحو کی مشہور کتاب شرح مائۃ عامل کی تقریر و ترکیب۔

(۲) تقریر بخاری شریف: دورۂ حدیث کے سال فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد فرید قدس سرہ کے افادات سے لکھا ہوا تقریر جو اہم نکات اور تحقیقات پر مشتمل ہے۔ مولانا کا شروع ہی سے ذوق کتاب و مطالعہ کا رہا ہے دارالعلوم حقانیہ کے قیام کے دوران بھی مولانا عبدالقیوم حقانی کے ساتھ ان کے طباعتی کاموں میں ہاتھ بٹھاتے اور جامعہ ابوہریرہ اور ''ماہنامہ القاسم'' اور القاسم اکیڈمی کے قیام کے بعد تو شب و روز اشاعتی کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ اپنا بھی ایک ادارہ مکتبہ رشیدیہ کے نام سے قائم کیا ہے۔ جس نے مختلف زبانوں عربی، اردو، پشتو، فارسی کے بہت اچھی کتابیں اور شروحات شائع کیں۔ مسائل رفعت قاسمی کا پشتو ترجمہ اور فتاویٰ فریدیہ کا پشتو ترجمہ مولانا کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید ہمت اور توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)